بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم انوار

فون نمبر ۹۰

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۵ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ؛ ۲۵ نبوت ۱۳۵۸ ہش ؛ ۲۵ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خانہ کعبہ کی حفاظت کا ذمہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے سر لیا ہے

خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے اور وہی اس کا مالک ہے، وہ اپنے گھر کی خود فکر کرتا ہے

سورۃ الفیل کی تفسیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سورۃ الفیل کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خانہ کعبہ کی حفاظت اور اس کے محفوظ رہنے کا وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آتا ہے اور عرب لوگ اس بات کے مدعی تھے کہ خانہ کعبہ پر کوئی شخص حملہ نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا تو خدا خود اس گھر کو اس کے حملہ سے بچائے گا۔ چنانچہ ابرہہ کا واقعہ اس کا ثبوت ہے اور حضرت عبدالمطلب نے اُسے اسی امر کی طرف توجہ دلائی تھی (جب انہوں نے ابرہہ سے خانہ کعبہ سے واپس جانے کو تو نہ کہا بلکہ اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ ناقل) جب ابرہہ نے انہیں کہا کہ تمہارے دو سَو اونٹ جو میری فوج پکڑ کر لے آئی ہے تم ان دو سَو اونٹوں کو تو مانگتے ہو اور خانہ کعبہ جو تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا معبد ہے اس کے متعلق کچھ نہیں کہتے۔ تم کیسے جاہل اور عقل سے کورے انسان ہو تو حضرت عبدالمطلب نے اُسے یہی جواب دیا کہ میرا سوال ہی آپ کے اس اعتراض کو رد کر دیتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ میرے دو سَو اونٹ مجھے واپس دیدیئے جائیں۔ یہ مطالبہ میں نے کیوں کیا؟ اس لئے کہ میں دو سَو اونٹ کا مالک ہوں پس میں نے اس سوال سے ہی تم کو یہ بتایا ہے کہ مالک کو اپنی چیز کی پرواہ ہوتی ہے اور وہ اس کا ضائع ہونا برداشت نہیں کر سکتا۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔ اگر اپنے اونٹوں کے لئے میں تمہارے در پر سوالی بن کر آ گیا ہوں تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا کو اپنے اس گھر کی پرواہ نہیں ہوگی۔ اگر وہ اس گھر کا مالک ہے تو جس طرح مجھے اپنے اونٹوں کی فکر ہے اُسی طرح اُسے بھی اس گھر کی فکر ہوگی اور وہ اسے تمہارے حملہ سے ضرور بچائے گا..... یہ واقعہ اپنی ذات میں اس بات کا ثبوت ہے کہ خانہ کعبہ کی حفاظت کا وعدہ دو ہزار سال سے چلا آ رہا تھا اور عرب لوگ اس بات کے مدعی تھے کہ جو شخص اس گھر پر حملہ کرے گا وہ تباہ ہو جائے گا....."

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم صفحہ ۱۸۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ نبوت / نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل رات بوجہ اسہال سلی اور پیٹ خراب ہو گئی۔ ضعف بہت ہو گیا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا کرے۔ آمین

خاکسار کے داماد عزیزم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن رحیم یار خان جو آجکل کویت میں ہیں وہاں شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ رحیم یار خان سے میری بیٹی کا خط ملا ہے جس میں بڑی فکر اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو مکمل شفا عطا فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

(محمد اسمٰعیل دیالگڑھی۔ ربوہ)

مکرم لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد صاحب انجینئر بنگلہ نمبر ۳۰، ویسٹرج نمبر ۲ نثار روڈ راولپنڈی کا گردے کا آپریشن سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہوا ہے۔ محترم نثار احمد صاحب سابق صوبائی امیر جماعت احمدیہ پشاور مرحوم شمس الدین خان صاحب کے فرزند ہیں۔ تمام احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں کہ خداوند کریم ان کو جلد اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ عبدالسلام ٹوپی
حال ایبٹ آباد

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۲۵ نبوت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعائر اللہ کی بے حرمتی اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شعائر اللہ کے احترام پر بہت زور دیا ہے اور ان کی بے حرمتی کو بہت بڑا گناہ قرار دے کر اس کے نتیجہ میں عذاب کی وعید سے ڈرایا ہے۔ جملہ شعائر اللہ میں سے جس مقام یا جگہ کو سب سے زیادہ بزرگی و عظمت اور اہمیت حاصل ہے وہ ہے مکہ معظمہ میں واقع مسجد الحرام۔ اللہ کے اس گھر کی بزرگی اور عظمت کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ہر وہ چیز جو اپنے اصل معنوں کی رُو سے حقیقی طور پر اس کی طرف منسوب ہوتی ہے اسے بھی خدا تعالیٰ نے شعائر اللہ میں شمولیت کا شرف بخشا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ کی بزرگی اور عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (آل عمران آیت ۹۷)

ترجمہ:- سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو محفوظ گھر اور لوگوں کے لئے دائمی ترقی کا ذریعہ قرار دیتے اور اس کی طرف منسوب ہونے والی چیزوں کو شعائر اللہ کا درجہ عطا کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّھْرَ الْحَرَامَ وَالْھَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ط ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

(المائدہ آیت ۹۸)

ترجمہ:- اللہ نے کعبہ یعنی محفوظ گھر کو لوگوں کی دائمی ترقی کا ذریعہ بنایا ہے اور (نیز) حرمت والے مہینے اور قربانی کو اور جن (جانوروں) کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا ہو (ان کو بھی)۔ یہ اس لئے کیا ہے کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ ان سب کو جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیت اللہ کی عظمت اور بزرگی اور اس کے ساتھ وابستہ فیوض و برکات کا ہی ذکر نہیں فرمایا ہے بلکہ جو چیزیں بیت اللہ کی طرف منسوب ہوتی ہیں انہیں بھی لائق احترام قرار دیا ہے جیسا کہ وَالشَّھْرَ الْحَرَامَ وَالْھَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ سے ظاہر ہے۔ بیت اللہ کو جو بے انداز عظمت و بزرگی اور تقدس و احترام حاصل ہے اس پر یہ آیہ کریمہ شاہد ناطق ہے۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے علی الخصوص اپنی دو صفات کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا:-

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (المائدہ آیت ۹۹)

ترجمہ:- یاد رکھو کہ اللہ عذاب دینے میں (بھی) سخت ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان (بھی) ہے۔

بیت اللہ کی بے انداز عظمت و بزرگی اور تقدس و احترام کے ذکر کے معاً بعد اللہ تعالیٰ کا اپنے شدید العقاب اور غفور رحیم ہونے کا ذکر کرنا صاف بتاتا ہے کہ جو لوگ بیت اللہ کی عظمت اور بزرگی کا پورا پورا احترام کریں گے ان کو وہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے گا اور جو لوگ اس کی بے حرمتی کے مرتکب ہوں گے انہیں وہ مبتلائے عذاب کر کے سخت سزا دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ خانہ کعبہ اور اس کی طرف منسوب ہونے والی ہر چیز کی بے حرمتی نہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے ساتھ ہی یاد دلایا کہ یہ نہ بھولو کہ اللہ شدید العقاب بھی ہے چنانچہ فرمایا:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا ط ..... وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (المائدہ ۳)

ترجمہ:- اے ایماندارو! اللہ کے (مقرر کردہ) نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینہ کی اور نہ (حرم کی طرف لے جائی جانیوالی) قربانی کی اور نہ والیسی قربانیوں کی) جن کے گلے میں حرم کے ذبیحہ کے نشان کے طور پر ہار پہنائے گئے ہوں اور نہ بیت الحرام کی طرف جانے والے لوگوں کی جو اپنے رب کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں.....

.....اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔

الغرض جملہ شعائر اللہ اور ان میں سے بھی بالخصوص خانہ کعبہ کی عظمت و بزرگی اور تقدس کا احترام ہر مومن پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منبع علم و فضل اور مصدر فیوض و برکات بنایا ہے۔ اس کی بے حرمتی بہت بڑی معصیت ہے اسی لئے اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سخت مقرر کی ہے اور اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ کہہ کہہ کر مومنوں کو بے حرمتی کے انجام سے بار بار ڈرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مومنوں کو بیت الحرام کی بزرگی، عظمت اور علو شان و تقدس کا صحیح شعور عطا کرے تاکہ وہ اس کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہو سکیں اور اس کی بے حرمتی کی انتہائی خطرناک معصیت اور اس کے ہولناک انجام سے بچ سکیں۔

بیت اللہ کی عظمت و شان کے بعض درخشاں پہلو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے اقتباسات

(۱) "اللہ تعالیٰ نے ایک گھر تمام بنی نوعِ انسان کے فائدہ کے لئے بنایا مگر انہوں نے اُس کی عظمت کو نہ پہچانا نتیجہ یہ ہُوا کہ وہ برباد ہو گیا اور اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ نشان دہی کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے اسے از سرِ نو تعمیر کروایا اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس کی عظمت کے قیام کے لئے یہ انتظام کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو اس خانۂ خُدا کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ چنانچہ آپ کی اولاد ایک لمبا عرصہ اس خدمت پر لگی رہی اور دو ہزار پانچ صد سالہ خدمت اور دعاؤں کے نتیجہ میں وہ قوم تیار ہوئی جو کامل اور مکمل اور عالمگیر شریعت کی ذمہ داریوں کے بارِ گراں کو اٹھانے کی قوت اور استعداد اپنے اندر رکھتی تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اپریل ۱۹۶۷ء مطبوعہ الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء)

(۲) "اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ کعبہ کو مبارک بنائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ بیت اللہ مبارک بن گیا۔ اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ یہاں ایک ایسی ہدایت بھیجے جو ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْن ہو، شریعت کے کمال کی وجہ سے بھی اور اپنے افاضہ کے لحاظ سے بھی۔ اور یہ وعدہ بھی قرآن کریم کے ذریعہ پورا ہوا۔"

(خطبہ جمعہ ۵ مئی ۱۹۶۷ء مطبوعہ الفضل ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء)

(۳) "حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ خُدا کا یہ گھر ایسی آیات بیّنات اور ایسے نشانات اور تائیدات سماوی کا منبع بنے گا جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گی یعنی اس تعمیر سے ایسی امّت مسلمہ کا قیام مدِّ نظر تھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نشان قیامت تک دنیا پر ظاہر ہوتے رہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء مطبوعہ الفضل ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء)

"جس طرح ابتداء میں خانہ کعبہ انسانیت کا مرکز تھا، آخری اور اکمل دَور میں بھی خُدا کا یہ گھر وحدت انسانی کا مرکز بننا مقصود تھا۔ چنانچہ انبیاء کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیلئے بیت اللہ کو منتخب کیا گیا تا وحدتِ انسانی کا نبی اور وحدتِ انسانی کا قبلہ دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء الفضل ۲۸ مئی ۱۹۶۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ قسط ۱۱

تحقیقاتی آلات اور پیمائشیں

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ ربوہ)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

سمندر کی گہرائی

ایک لمبے عرصہ تک سمندر کی گہرائی معلوم کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی اور نہ ایسی پیمائش کے لئے سہولتیں میسر تھیں۔ جب اس طرف توجہ ہونے لگی تو شروع میں اس کا طریق یہ تھا کہ رسی سے سیسے کا ایک ٹکڑا باندھ کر نیچے لٹکایا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ پیندے تک پہنچ جاتا۔ رسی کی زیر آب لمبائی سے گہرائی کا علم ہو جاتا۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ صرف ساحل کے قریب ہی استعمال ہو سکتا ہے۔ زیادہ گہرائی پر رسے کا اپنا وزن اتنا ہو جاتا ہے کہ وہ سیسے کے وزن سے بڑھ جاتا ہے اور یہ پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ وہ کب سمندر کی تہہ کو چھوتا ہے۔

مندرجہ بالا دقت کے پیش نظر رسوں کا استعمال ترک کر دیا گیا۔ اور ان کی بجائے پیتل اور فولاد کے تار استعمال کئے جانے لگے۔ لیکن یہ طریق بھی زیادہ گہرائی کے لئے موزوں ثابت نہ ہوا۔ لمبی تار کو لٹکانا اور پھر اسے لپیٹنا ایک لمبا اور مشکل سا کام ہے۔ کسی ایک جگہ کی گہرائی معلوم کرنے کے لئے گھنٹوں وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور بڑی محنت لگتی ہے اس طریق پر تو چھوٹے سے چھوٹے سمندر کے پیندے کا نقشہ تیار کرنے کے لئے عمر نوح بھی کافی ثابت نہیں ہو سکتی۔ یوں تو معلومات بہت تھوڑی حاصل ہوتی ہیں۔ پھر بسا اوقات ان سے غلط رائے قائم کرنے کا امکان پیدا ہوتا ہے۔

پہلی جنگ عظیم میں گونج پیما استعمال ہونے لگے۔ اس آلے نے گویا علم البحر کے سلسلہ میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ یہ طریق نہایت سادہ اور قابل اعتماد ہے۔ جہاز کے پیندے پر ایسا انتظام ہوتا ہے کہ وقفہ وقفہ سے آواز پیدا ہو اور یہ آواز بڑی سرعت سے پانی میں سے گزرتی ہوئی سمندر کے پیندے سے ٹکرا کر گونج کی شکل میں واپس آتی ہے۔ جہاز میں لگا ہوا ہائیڈرو فون اس گونج کو سنتا ہے۔ آواز کے پیدا ہونے اور گونج کے وصول ہونے کا درمیانی وقفہ ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس سے گہرائی کا علم ہو جاتا ہے۔

گونج کے ذریعہ عمق پیمائی کے طریقوں میں اب بہت ترقی ہو گئی ہے۔ آلات کے ساتھ خود کار ریکارڈر لگا دیا جاتا ہے۔ جو مسلسل پیمائشات ریکارڈ کرتا چلا جاتا ہے۔ اس امر کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کسی جگہ گھنٹے دو گھنٹے توقف کیا جائے۔ اس طریقے سے جو ریکارڈ حاصل ہوتا ہے وہ صحیح ہونے کے علاوہ بڑا مفصل ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ بہت چھوٹے فاصلوں پر گہرائی کا فرق ایک ترسیم (گراف) کی شکل میں تیار ہوتا چلا جاتا ہے۔

عمق پیمائی کا اب ایک تیسرا طریقہ بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس میں حرارت پیما (تھرمامیٹر) سے مدد لی جاتی ہے۔ اس طریق میں دو حرارت پیما ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک میں پارے کی نلی کو پانی کے دباؤ سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے میں ایسا نہیں کیا جاتا دونوں تھرمامیٹر درجہ حرارت بتلاتے ہیں لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ جس کی نلی دباؤ سے محفوظ نہیں ہوتی اس میں پارے کی ڈوری چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور وہ کم درجہ حرارت ظاہر کرتا ہے۔ دونوں حرارت پیماؤں میں جو فرق ہوتا ہے۔ اس سے پانی کے دباؤ کا بھی علم ہوتا ہے اور گہرائی کا بھی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اوسطاً ہر ۳۳ فٹ کی گہرائی پر دباؤ پر ایک ہوائی کرہ کے برابر فرق پڑ جاتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ ایک کلوگرام فی مربع سنٹی میٹر یا ۱۴ پونڈ فی مربع انچ کا فرق ہو جاتا ہے غرض گہرائی معلوم کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ان کے نتائج کو سامنے رکھ کر بہت صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔

کھلے سمندروں میں گہرائی معلوم کرنے کا آغاز ۱۵۲۰ء میں میگلن نے کیا۔ اس نے ۸۰۰ میٹر (۸۸۰ گز) لمبی ڈوری سمندر میں ڈال دی۔ چونکہ وہ تہہ تک نہیں پہونچی۔ اس لئے اس نے نتیجہ نکالا کہ وہ مقام سب سے زیادہ گہرا ہے۔

۱۷۷۳ء میں فپس نے بحر منجمد شمالی میں ایک جگہ ۱۲۰۰ میٹر کی گہرائی ریکارڈ کی۔ ۱۸۴۰ء میں جیمس راس نے جنوبی اوقیانوس میں ۴۳۰۰ میٹر کی گہرائی کا پتہ لگایا۔ ۱۸۹۹ء میں ماریانا غار میں ۹۶۴۰ میٹر کی گہرائی کا پتہ لگایا گیا۔ اس وقت تک جو سب سے گہرا مقام دریافت ہوا ہے وہ گوام کے قریب چیلنجر غار ہے جس کی گہرائی ۱۰۸۰۰ میٹر (قریباً ۷ میل) ہے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مقام سمندر میں سب سے گہرا ہے۔ ممکن ہے آئندہ اس سے بھی زیادہ گہرے مقامات دریافت ہو جائیں۔ جاپان کے مشرق میں تنگ اور طویل خندقوں یا غاروں کا سلسلہ ہے۔ جسے ٹسکا اورا غار کہتے ہیں۔ اسی طرح فلپائن کے مشرق میں منڈاناؤ نامی ایک غار ہے۔ جو ساڑھے چھ میل گہرا ہے۔

اس وقت تک آواز کی لہروں کے ذریعہ سمندر کے بے انتہا وسیع پیندے کے صرف چند ٹکڑوں کی ہی پیمائش ہوئی ہے باقی سارا سمندر ابھی بغیر جانچ پڑتال کے پڑا ہے۔ شاید اس چھپی ہوئی دنیا کا مکمل کھوج لگانے کے لئے انسان کی کئی نسلیں درکار ہوں۔ دور دراز کے جزیروں یا قطبین کی دریافت سے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ ہم نے جغرافیائی انکشافات مکمل کر لئے ہیں۔ تو یہ بڑی غلطی ہوگی۔ زمین کا بیشتر حصہ جو پانی کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ ابھی تک غیر معروف ہے اور ہمیں دعوت تحقیق دے رہا ہے۔ یوں سمجھنا چاہیئے ہماری موجودہ معلومات بڑی سطحی اور ابتدائی نوعیت کی ہیں کیونکہ علم البحر علم کی وہ شاخ ہے جس کا بالکل قریب زمانہ میں آغاز ہوا ہے۔

پیندے کا عملی مشاہدہ

انسان جب تک کسی چیز کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے اس کی پوری تسلی نہیں ہوتی۔ یوں بھی علم حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ مشاہدہ ہی ہے۔ گونج پیماؤں کے ذریعہ اگرچہ سمندر کے پیندے کے بارے میں قابل اعتماد نقشے تیار ہونے لگے۔ لیکن ہر آن انسان کے دل میں یہ خیال چٹکیاں لیتا رہا۔ کہ کسی طرح سمندر کی تہہ تک پہنچ کر اس کی کیفیت اپنی آنکھوں سے دیکھی جائے۔ لیکن سمندر کی تہہ تک پہنچنا بڑی جان جوکھوں کا کام ہے۔ شاید بعض لوگوں نے ساحل کے قریب غوطہ خوروں کو سمندر کی تہہ سے اٹھنی روپے وغیرہ نکال کر لاتے دیکھا ہو گا غوطہ خوروں کی یہ شعبدہ بازی بھی قابل داد ہوتی ہے لیکن اس سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے۔ کہ گہرے سمندر میں بھی تہہ تک غوطے مارنا معمولی بات ہے۔ پیمائشات کے ضمن میں یہ ذکر آچکا ہے کہ پانی کا دباؤ گہرائی کے ساتھ بڑی تیزی سے بڑھتا ہے۔ پونے سات میل کی گہرائی پر تو اس قدر دباؤ ہوتا ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا انسانی جسم تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ البتہ موٹی فولادی چادریں اس کو برداشت کر سکتی ہیں۔ اس لحاظ سے تو بظاہر سمندر کی تہہ تک پہنچنا ممکن معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم کونسا مشکل کام ہے جو انسان کر نہیں گذرا۔ عقل و دانش اور محنت و کاوش سے سب مشکلیں آسان ہوتی چلی جاتی ہیں۔

گہرے پانی میں اترنے کا سب سے پہلا تجربہ ۱۹۳۴ء میں کیا گیا۔ جب دو شخص اوٹس بارٹن اور ولیم بیب فولاد کے بنے ہوئے ایک کرہ میں جسے ہم قعر بین کہہ سکتے ہیں۔ جزیرہ برمودا کے قریب بحر اوقیانوس میں ۳۰۲۸ فٹ (قریباً نصف میل) کی گہرائی تک پہنچے۔ اس کرہ کو پانی کے اندر سہارا دینے یا تیرتے رکھنے کا کوئی سامان موجود نہ تھا۔ یہ کرہ محض اپنے وزن کی بدولت اس قدر گہرائی تک اترا۔ تجربہ کرنے والوں نے اسے ایک مضبوط تار کے ذریعہ نیچے اتارا۔ اگر وہ تار ٹوٹ جاتا تو یہ دونوں حضرات ہمیشہ کے لئے سمندر کی تہہ میں دفن ہو جاتے۔ خوش قسمتی سے ایسا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ اور تجربہ بہت کامیاب رہا۔ جس کرہ میں یہ دونوں افراد پانی میں اترے۔ وہ شکل میں گیند کی طرح گول تھا۔ سانس لینے کے لئے آکسیجن کی بوتلیں ساتھ تھیں۔ کمرے کی دیواروں میں ایک طرف مضبوط شیشے کی ایک کھڑکی لگی تھی جس میں سے مشاہدات کئے جا سکتے تھے۔ بیب نے اپنی کتاب Half Mile Down میں ان عجیب نظاروں کا نقشہ کھینچا ہے جو انہوں نے سمندر کی گہرائی میں انسانی تاریخ میں

سب سے پہلے مشاہدہ کئے وہ لکھتا ہے:۔
تین بجے کے بعد جب ہم ۱۷۰۰ فٹ کی گہرائی تک پہنچے تو میں نے اطراف کا ممکنہ طریق سے معائنہ کیا۔ باوجود دیر تک بغور دیکھتے رہنے کے نیلی روشنی کے کوئی آثار بھی باقی نہیں رہے تھے باہر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔ میں اس مقام پر پہنچ گیا۔ جہاں سورج کی خفیف سے خفیف شعاع بھی کبھی نہیں گئی۔ اور اس مقام سے نیچے وہ جگہ آجاتی ہے جہاں ہزار ہا سال سے نہ کبھی دن ہوا نہ رات نہ گرمی کا موسم آیا نہ سردی کا اور وہاں وقت کے گزرنے کا کوئی اثر نہیں۔ یہاں تک کہ ہم اس کا ریکارڈ کرنے کے لئے وہاں پہنچے۔ اس مقام سے میں اگرچہ میل کی گہرائی تک بھی چلا جاتا تو کیفیت میں درجہ کی تبدیلی تو ممکن تھی۔ لیکن نوعی تبدیلی ممکن نہ تھی۔ اب میں بلاشبہ یہ بات ثابت کرنے کے قابل تھا کہ آیا ایسی کھڑکیوں سے جیسی کہ اس گولے میں لگی تھی سائنسی مشاہدات کئے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ بیرونی پانی کا درجہ حرارت اس وقت کرہ کے اندرونی حصہ سے دس درجے نیچے تھا اور دباؤ ۸۰۰ پونڈ فی مربع انچ یعنی ۵۵ کرہ ہوائی تک بڑھ چکا تھا اور جگہ جگہ مچھلیاں جن میں سے ہلکے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی تھی کھڑکی کے قریب آئیں اور گز بھر لمبی بام مچھلی کے کئی گروہ نزدیک سے گزرے۔ اب میری یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ میں بولنے کے قابل نہ رہا تھا۔ کیونکہ جس مقدار اور تعداد میں زندگی کے آثار ناچتی اور چمکتی ہوئی روشنیوں سے صاف عیاں تھے اور سبھی وہ ایسے جانور جن کا کوئی نام نہیں رکھا گیا تھا۔ اور ان کو انسان نے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ پھر مجھے یہ بھی احساس تھا کہ جو وقت مجھے میسر ہے۔ وہ نہایت ہی قلیل ہے اس لئے کسی مسلسل بیان کا موقعہ ہی نہ تھا۔"

ولیم بیب اور بارٹن کا ریکارڈ زیادہ دیر تک قائم نہ رہا۔ اب سمندر میں اترنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء کو فرانسیسی بحریہ کے دو افراد ایک قعر بین آبدوز میں جو گیسولین سے بھری تھی شمالی افریقہ کے ساحل کے پرے ڈاکر کے قریب پانی میں ۱۳۲۸۷ فٹ کی گہرائی تک پہنچے اس آبدوز کے وسطی حصہ میں مشاہدہ کرنے کے لئے ایک گول کمرہ سا لگا تھا۔ جس میں سے وہ اگر چاہتے تو پانی کے اندر بھی اتر سکتے تھے۔ اس آبدوز پر ۴۰۵ ہوائی کرہ کا دباؤ تھا۔ یعنی ۵۶۷۰ پونڈ فی مربع انچ۔ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء کو جیکس پکارڈ اور ڈاکٹر انڈریز بی رکینز۔ اسی قسم کی ایک آبدوز میں ۱۸۶۰۰ فٹ (تقریباً ۳½ میل) کی گہرائی تک گئے۔ یہ ریکارڈ بہت جلد ٹوٹ گیا۔ اور ۲۳ جنوری ۱۹۶۰ء کو جیکس پکارڈ اور والش ٹریسٹی نامی آبدوز میں جو خاص اسی مقصد کے لئے تیار کی گئی تھی۔ ۳۵۸۰۰ فٹ (۶¾ میل) کی گہرائی تک پہنچے۔ اور انہوں نے پہلی مرتبہ سمندر کے پیندے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ٹریسٹے نامی آبدوز کے نچلے حصہ میں ایک طاقتور سرچ لائٹ بھی لگی تھی۔ جب پیندا ۳۰۰ فٹ رہ گیا تو سرچ لائٹ کی روشنی منعکس ہو کر لوٹنے لگی۔ جب پیندا ۴۸ فٹ رہ گیا تو صاف نظر آنے لگا۔ تہ نشین مادے کو دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہاں پر اسی طرح لہروں کے نشان پڑے ہیں۔ جیسے دریاؤں کی لہروں کی وجہ سے ریت پر نشان پڑ جاتے ہیں۔ غور سے مشاہدہ کرنے پر معلوم ہوا کہ پیندے پر کہیں کہیں ۱۵ سے ۲۰ انچ مخروطی بلندیاں سی ہیں۔ اور کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ جن میں کیڑے مکوڑے پناہ گزین ہیں۔ اس قدر گہرائی پر پانی کا درجہ حرارت ۳۷.۴ ف (۳ درجہ سنٹی گریڈ) تھا۔

جب اس آبدوز نے پیندے کو چھوا تو ایک مچھلی ان کو نظر آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اکیلی ہی وہاں غذا کی تلاش میں پھر رہی ہے۔ اس کا جسم چپٹا تھا۔ اور سر کے دونوں طرف آنکھیں تھیں۔ اس کی لمبائی ایک فٹ کے قریب ہوگی۔ سرچ لائٹ کی تیز روشنی سے وہ قطعاً متاثر نہ ہوئی۔ شائد وہ اندھی تھی۔ کیونکہ دھات کے اتنے بڑے جسم سے وہ ذرا بھی خوفزدہ نہ ہوئی بلکہ اس کی موجودگی کا اس کو احساس تک نہ ہوا۔ اس مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ سمندر کی انتہائی گہرائی میں بھی حیات موجود ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور مچھلی دیکھی گئی جو چمکدار سرخ رنگ کی میگو تھی وہ ایک انچ لمبی تھی اور کیچڑ کے اس غبار میں گھوم رہی تھی جو ٹریسٹے کے اترنے کی وجہ سے وہاں نمودار ہو گیا تھا۔

اس تجربہ کے دوران ایک عجیب انکشاف یہ ہوا کہ سمندر کی گہرائی میں غیر متوقع طور پر تیز رفتار دھارے یا دریا بہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ رویں عمودی سمت میں چلتی ہیں یعنی اوپر کا پانی نیچے کی گہرائی تک سیدھا اترتا ہے۔ اس عمودی رَو کی وجہ سے آکسیجن انتہائی گہرائی تک پہنچ جاتی ہے کیا اس انکشاف کے بعد بھی اس امر میں شبہ رہ جاتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کا فیضان سمندر کی انتہائی گہرائیوں تک بھی جاری و ساری ہے۔

جیکس اور اس کا ساتھی قریباً بیس منٹ تک پیندے کا مشاہدہ کرتے رہے۔ جب اوپر چڑھنے کا وقت آیا تو انہوں نے آبدوز میں سے لوہے کی گولیاں جو اس میں بھری تھیں نیچے گرانی شروع کیں۔ جس کیچڑ میں گولیاں گریں معلوم ہوا کہ وہ پوڈر کی طرح نرم ہے۔ کیونکہ گولیوں کے گرنے سے ایک چمکدار سا بادل اٹھا جو کافی وسیع تھا۔ آبدوز آہستہ آہستہ اس بادل میں سے اٹھنے لگی۔ یہاں تک کہ وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔

شوریت کی پیمائش

یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ سمندر کے مختلف حصوں میں نمک کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ سمندر کی مختلف گہرائیوں میں شوریت معلوم کرنے کے لئے خاص قسم کی بوتلیں استعمال کی جاتی ہیں جنہیں موجد کے نام پر نانسن بوتل کہتے ہیں۔ یہ پیتل کی ایک خالی سی نلی ہوتی ہے جس کے دونوں کناروں پر کھلندان (والو Valve) لگے ہوتے ہیں۔ یہ کھلندان ایک ہی وقت میں بند ہوتے ہیں۔ بوتل کی بیرونی سطح پر کرومیم دھات کی ایک تہہ چڑھی ہوتی ہے اور اندرونی سطح پر ٹین یا چاندی کی تاکہ نمکین پانی سے بوتل کھائی نہ جائے اس قسم کی کئی بوتلیں اوپر اور نیچے تار سے لگی ہوتی ہیں اور انہیں استعمال کے وقت پانی کے اندر اتار دیا جاتا ہے۔ بوتل کے منہ اوپر نیچے سے کھلے ہوتے ہیں ڈھکنی کی طرح) اس لئے وہ آسانی سے مطلوبہ گہرائی تک اتر جاتی ہیں اور پانی کے دباؤ سے خراب نہیں ہوتیں۔

جب بوتلیں اس گہرائی تک پہنچ جاتی ہیں۔ جہاں کا نمونہ لینا مطلوب ہوتا ہے تو اس تار کے ساتھ ایک وزن پھسلا دیا جاتا ہے۔ جب وہ پہلی بوتل سے ٹکراتا ہے تو بوتل کا اوپر والا سرا تار سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور بوتل نچلے سرے کے قبضے پر گھوم کر الٹی لٹک جاتی ہے۔ اس کے الٹتے ہی دونوں کھلندان فوراً بند ہو جاتے ہیں اور جو پانی اس گہرائی پر بوتل کے اندر ہوتا ہے وہ بند ہو جاتا ہے۔ ہر بوتل کے نچلے سرے پر بھی ایک وزن لگا ہوتا ہے۔ جب بوتل الٹتی ہے تو یہ وزن الگ ہو جاتا ہے۔ اور پھسل کر نیچے کی بوتل پانی سے ٹکراتا ہے۔ اور وہاں بھی وہی عمل ہوتا ہے جو پہلی بوتل میں ہوا تھا۔ اس طرح باری باری جب سب بوتلیں الٹتی اور بند ہو جاتی ہیں اور مختلف گہرائیوں پر پانی کے نمونے محفوظ ہو جاتے ہیں پھر ان بوتلوں کو باہر کھینچ کر ان کے پانی کا الگ الگ تجزیہ کیا جاتا ہے۔

پانی میں نمک کی مقدار معلوم کرنے کے لئے پہلے تو صرف کیمیائی طریقہ اختیار کیا جاتا تھا۔ لیکن اس میں بہت دیر لگتی ہے۔ اب اس غرض کے لئے ایک آلہ استعمال کرتے ہیں جسے شور پیما کہتے ہیں۔ یہ آلہ اس اصول پر بنایا گیا ہے کہ جس قدر پانی میں نمک کی مقدار زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی برقی مزاحمت کم اور موصلیت زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی برقی رَو اس میں سے آسانی سے گزرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہوا کہ برقی رَو کی موصلیت (اس کے گزرنے کی صلاحیت) نمک کی مقدار کے ساتھ بڑھتی ہے۔ پہلے نمک کے ایک معیاری محلول کی موصلیت معلوم کرتے ہیں۔ پھر اس آلے کے ذریعہ ایک نامعلوم آبی نمونے کی موصلیت دیکھی جاتی ہے۔ دونوں کے باہمی تقابل سے نمک کی مقدار کا بہت صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔

عام طور پر ایک تجربے کے دوران ۱۲ نینسن بوتلیں تار کے ذریعہ جہاز سے لٹکائی جاتی ہیں اور ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جہاز آگے بڑھتا ہے اور پھر ۱۲ نمونے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس طرح سے نمونے حاصل کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ تاہم ایسے تجربات سے ایک عام اندازہ ہوتا ہے کہ سمندر کی دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے (باقی)

ؔ سمندر کی سطح پر ہوا کا دباؤ صرف ۱۴ پونڈ فی مربع انچ ہوتا ہے۔ اسے ایک ہوائی کرہ کا دباؤ کہتے ہیں۔ ہمارا جسم اسی دباؤ کا عادی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک زندۂ جاوید کارنامہ

مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری ۔ گنج مغلپورہ لاہور ۔

انیسویں صدی کے دوران دنیا میں مغربی طاقتوں کو جب سیاسی برتری اور بالادستی حاصل ہوئی تو اس کے نتیجہ میں قدرتی طور پر عیسائیت کو تقویت پہنچی۔ چنانچہ عیسائی پادریوں اور مشنریوں نے ساری دنیا کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کی ایک عالمگیر مہم کی بنیاد ڈالی۔ علی الخصوص اسلام پر زبردست حملے شروع کر دیئے اور اس صدی کا سب سے بڑا المیہ یہی تھا کہ بیک وقت تمام طاقتیں اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھیں اور اس کے بالمقابل مسلمانوں کے باہمی افتراق کی وجہ سے اسلام انتہائی ضعف کی حالت تک پہنچ چکا تھا۔ عین اس زمانہ میں جب اسلام ہر چہار طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھر چکا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرما کر اسلام کے خلاف جملہ مذاہب کی بڑھتی ہوئی یلغار کے سامنے ایک دفاعی بند باندھ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بطل جلیل کی حیثیت سے تمام مذاہب باطلہ کو للکارا۔ آپ نے دنیا کو قرآن پاک کی تعلیم کے سامنے جھک جانے کی دعوت دی۔ اس للکار میں غضب کا جوش تھا۔ شدت کی پختگی اور غایت درجہ کا خلوص تھا۔ آپ کی دعوتِ اسلام میں کوئی معذرت نہ تھی بلکہ ایک کھلا ہوا چیلنج تھا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"مَیں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع اربابِ مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقانِ مجید اور نبوتِ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کر کے اقرارِ صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقانِ مجید سے اُن سب براہین اور دلائل میں سے جو ہم نے درباره حقیت فرقانِ مجید اور صدقِ رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اُسی کتابِ مقدس سے اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلائے یا اگر تعداد میں اُن کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف اِن سے یا ثلث یا ربع اِن سے یا خمس اِن سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو اُن سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کریں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آگیا مَیں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دوں گا۔"

(براہین احمدیہ ص۱۸ تا ۲۸)

عربی زبان کے امّ الالسنہ ہونے سے متعلق چیلنج

عربی زبان کے امّ الالسنہ ہونے کے متعلق چیلنج کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر کسی آریہ صاحب یا کسی اور مخالف کو یہ تحقیقات ہماری منظور نہیں تو ان کو ہم بذریعہ اس اشتہار کے اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے عربی زبان کی فضیلت اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے دلائل اپنی اسی کتاب (منن الرحمان۔ ناقل) میں مبسوط طور پر لکھ دیئے ہیں جو بتفصیل ذیل ہیں:۔

۱۔ عربی کی مفردات کا نظام کامل ہے۔

۲۔ عربی اعلیٰ درجہ کی علمی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے، جو فوق العادت ہیں۔

۳۔ عربی کا سلسلہ اطراد مواد اتم و اکمل ہے۔

۴۔ عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔

۵۔ عربی زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کھینچنے کے لئے پوری پوری طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔

اب ہر ایک کو اختیار ہے کہ ہماری کتاب کے چھپنے کے بعد اگر ممکن ہو تو یہ کمالات سنسکرت یا کسی اور زبان میں ثابت کرے... ہم نے اس کتاب کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار شائع کر دیا ہے اور یہ پانچ ہزار روپیہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ کسی آریہ صاحب یا کسی اور صاحب کی درخواست آنے پر پہلے ہی ایسی جگہ داخل کر دیا جائے گا جس میں وہ آریہ صاحب یا اور صاحب بخوبی مطمئن ہوں اور سمجھ لیں کہ فتح یابی کی حالت میں بغیر حرج کے وہ روپیہ ان کو وصول ہو جائے گا۔"

"اشتہار مشمولہ ضیاء الحق"

وید سے پرمیشور کا وجود ثابت کرنے پر انعام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "چشمۂ معرفت" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم تو دس ہزار روپیہ کی جائیداد ایسے شخص کو دے سکتے ہیں کہ جو وید کی رو سے پرمیشر کا وجود ثابت کر کے دکھلا دے ورنہ خالی وید وید کرنا جائے شرم ہے۔"

(چشمۂ معرفت ص۱۲۹)

نیز فرماتے ہیں:۔

"خدا کی ہستی اور توحید کے دلائل جو قرآن شریف میں لکھے ہیں جو مخالف فرقے اس کے قائل ہیں یہ سب آریہ صاحبان وید میں سے نکال کر ہم کو دکھلا دیں تو ہم ہزار روپے نقد ان کو دینے کو تیار ہیں۔

(ایضاً ص۱۳۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحدّی اور چیلنج کو اب تک کسی شخص نے قبول نہیں کیا اور یہ آپ کا ایسا زندۂ جاوید کارنامہ ہے کہ جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

خُدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خُدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

۱۔ مَیں قرآن شریف کے معجزہ کے ظلّ پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

۲۔ مَیں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

۳۔ مَیں کثرتِ قبولیتِ دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے......

۴۔ مَیں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

"ضرورت الامام"

درخواستِ دُعا

ہمارے ایک بزرگ جو کہ نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدیت ہیں عرصہ دو سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ افاقہ نہیں ہو رہا۔

خاندانِ حضرت مسیح موعود، بزرگانِ احمدیت اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مزید کام کی توفیق دے۔

نصیر احمد کاہلوں
نظامت تشخیص جائیداد، موصیان۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ یکم جولائی تا ۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرمہ مبارکہ راشدہ صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ ... ۱۰
۲۔ مکرم غیاث الدین صاحب دارالصدر غربی ربوہ ... ۱۵
۳۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب تارڑ ضلع گوجرانوالہ ۵۰ —— ۱۲
۴۔ مکرمہ نسیم صاحبہ اہلیہ قاری منیر احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد ... ۱۰۰
۵۔ مکرم محمد انور صاحب کینال کالونی فیصل آباد ... ۱۰
۶۔ لجنہ اماء اللہ لاہور شہر ... ۱۰۰
۷۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر لاہور شہر ... ۱۵۰
۸۔ ، ملک عبدالرحیم صاحب قصوری سمن آباد ، ، ... ۱۰
۹۔ ، محمد عالم صاحب فورمین سلطان پورہ ، ، ... ۱۰۰
۱۰۔ ، رشید احمد صاحب خالد نیلہ گنبد ، ، ... ۵۰
۱۱۔ ، اخوند فیاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی جنوبی ... ۱۰
۱۲۔ ، طاہر رؤف خاں صاحب ، ، ... ۵۰
۱۳۔ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور شہر ... ۳۳
۱۴۔ مکرم ملک منور احمد صاحب مغل پورہ ، ، ... ۲۰
۱۵۔ ، محمد سلیمان خاں صاحب ، ، ... ۱۰
۱۶۔ ، محمد امجد صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ ... ۲۰۰
۱۷۔ ، حافظ فضل الرحمٰن صاحب ابن بشیر احمد صاحب شمس ربوہ ... ۳۰
۱۸۔ ، منور محمود صاحب کاچھیلو ضلع تھرپارکر سندھ ... ۲۰
۱۹۔ ، عبدالقادر صاحب بنگلہ ۱۸ ضلع گجرات ... ۶۰
۲۰۔ ، میجر محمد حنیف صاحب پنشنر دارالنصر غربی ربوہ ... ۱۰
۲۱۔ ، عبدالحکیم صاحب ترقی تنخواہ ، ، ... ۱۰۰
۲۲۔ مکرمہ قدسیہ صاحبہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ ... ۱۰
۲۳۔ مکرم محمود اسلم صاحب دارالصدر غربی ربوہ ... ۲۰
۲۴۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ... ۱۰
۲۵۔ مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی چک ۱/۹۳ ضلع شیخوپورہ ... ۱۰
۲۶۔ ، شیر محمد صاحب زرگر چنیوٹ ضلع جھنگ ... ۱۰
۲۷۔ ، منصور احمد صاحب سنت نگر لاہور ... ۲۰
۲۸۔ ، عمر فاروق احمد صاحب محمود آباد ضلع جہلم ... ۱۰
۲۹۔ ، عبدالحی صاحب صراف سیالکوٹ شہر ... ۲۰
۳۰۔ ، محمد داؤد صاحب طاہر منجانب مظفر بیگم صاحبہ مرحومہ ... ۱۰۰
۳۱۔ ، شیخ نذیر احمد صاحب فیض بلال اسٹیٹس ربوہ ... ۵۰
۳۲۔ ، ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب غنی ۔ نائیجیریا ... ۱۰۰
۳۳۔ ، حاجی عبدالقادر صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال ... ۲۵
۳۴۔ ، حفیظ احمد صاحب بھٹی چکوال ضلع جہلم ... ۵۰
۳۵۔ جماعت احمدیہ جہلم ... ۱۸۰
۳۶۔ مکرم قریشی غلام رسول صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ... ۱۰
۳۷۔ مکرمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد ... ۱۰
۳۸۔ ، مہر دار بی بی صاحبہ چک ۲۷/ج ب ضلع فیصل آباد ... ۴۰
۳۹۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر ۲۵ —— ۱۸
۴۰۔ مکرم احمد جان صاحب آف ٹوپی دارالنصر غربی ربوہ ... ۱۰
۴۱۔ مکرمہ صادقہ فرحت صاحبہ منجانب عزیز سہیل احمد صاحب ... ۲۰۰
۴۲۔ مکرم ظفر اقبال صاحب خوشاب ضلع سرگودھا ... ۱۲
۴۳۔ مکرمہ کوثر سلطانہ صاحبہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ... ۲۰
۴۴۔ جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ... ۳۱
۴۵۔ مکرم فقیر محمد صاحب سٹور کیپر ایجنسی گلگت آزاد کشمیر ... ۳۰
۴۶۔ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ... ۵۰
۴۷۔ مکرم عطاء صاحب بھکہ ضلع میانوالی ... ۱۰
۴۸۔ ، طاہر محمود صاحب قصور ... ۲۵
۴۹۔ ، مرزا مظفر احمد صاحب حیدر آباد (سندھ) ... ۱۰
۵۰۔ مکرمہ عظیمہ نورین صاحبہ دختر محمد عالم صاحب فورمین کندیاں ... ۱۰۰
۵۱۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ ... ۱۳
۵۲۔ مکرمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ کراچی ... ۲۰
۵۳۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری کوارٹر تحریک جدید ربوہ ... ۱۰
۵۴۔ ، عبدالکریم صاحب م/ع عزیز لانڈری ورکس گولبازار ربوہ ... ۱۰
۵۵۔ ، چوہدری فضل الٰہی صاحب سرگودھا چھاؤنی ... ۱۰
۵۶۔ ، میاں محمد یوسف صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ... ۱۰
۵۷۔ ، رانا عطاء محمد صاحب خوشاب ضلع سرگودھا ... ۲۰
۵۸۔ ، قریشی نصیر احمد صاحب شیخوپورہ شہر ... ۱۰۰
۵۹۔ ، میاں غلام احمد صاحب ، ، ... ۳۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مخلصین جماعت اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہدین تحریک جدید سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن کہتا ہے کہ ہم نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے۔ ہم نے اُن سے اُنکی جانیں اور مال لے لئے ہیں اور انہیں اپنی جنت دے دی ہے۔ اگر پندرہ روپیہ کے لئے ایک سپاہی اپنی جان دے سکتا ہے تو جنت کے لئے مومن کو کتنی خوشی اور کتنی بشاشت سے قربانی پیش کرنی چاہیئے"!

مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کی شرح چندہ میں اضافہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ انصار اللہ کی سفارش پر ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ بارہ روپے کی بجائے پندرہ روپے منظور فرمایا ہے۔

خریداران ماہنامہ "انصار اللہ" سے درخواست ہے کہ آئندہ کے لئے پندرہ روپے کے حساب سے ادائیگی فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہِ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سبز اشتہار مقرر کی گئی ہے۔ اس کی قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے اور دفتر سے حسبِ ضرورت مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے اہل خانہ سے سلوک

مَیں نے کسی خاوند کو اپنی بیوی کا اس طرح خیال رکھتے نہیں دیکھا

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے خیرکم خیرکم لاھلہٖ وانا خیرکم لاھلی۔ کہ تم میں سے درحقیقت بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے۔ اور مَیں اپنے اہل کے ساتھ تم میں سب سے زیادہ بہتر اور اچھا سلوک کرنیوالا ہوں۔

معاشرتی اور عائلی زندگی کو بہتر اور خوشگوار بنانے کا یہ ایک نہایت ہی قیمتی اور سنہری اصل ہے جو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں جہاں تک میرا مشاہدہ ہے مَیں نے رسولِ پاکؐ کے اس ارشاد کو اپنی پوری جامعیّت اور حقیقت کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر والوں سے۔ اپنے بچوں سے۔ اپنے ملازموں سے۔ مہمانوں سے۔ دوستوں سے۔ عام ملنے جلنے والوں سے۔ غرضیکہ ہر ایک سے نہایت ہی محبّت اور شفقت اور ہمدردی کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ لفظ "اہل" کے وسیع معنوں کے ساتھ اپنے اہل کے لئے آپ کا وجود سراسر خیر ہی خیر تھا۔

جہاں تک گھر والوں کا تعلق ہے مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر والوں کے ساتھ نہایت ہی شفقت اور محبّت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپؑ حضرت امّاں جانؓ کی طبیعت کا اس قدر خیال رکھا کرتے تھے کہ ہمارے موجودہ زمانے میں مَیں نے کسی خاوند کو ایسا خیال رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور پھر اسی طرح خود حضرت امّاں جانؓ کا یہ حال تھا کہ وہ بھی ہر لحظہ اور ہر لمحہ حضورؑ کے آرام و آسائش کا پورا پورا خیال رکھتیں۔ چنانچہ اکثر حضورؑ کے لئے کھانا خود تیار کیا کرتی تھیں جبکہ گھر میں کھانا پکانے کے لئے ایک اور خادمہ اصغری کی والدہ بھی تھیں اور اسی طرح میاں کریم بخش بھی تھے جو کھانا پکایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھنبیاں بہت پسند تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ کھنبیوں کا موسم ابھی نہیں تھا تو حضرت اُمّ المومنین رضؓ نے مصنوعی کھنبیاں اس قدر نفاست سے تیار کر کے حضورؑ کو پیش کیں کہ حضور نے انہیں بڑے مزے سے کھایا اور اصلی اور مصنوعی میں فرق تک نہ محسوس کیا۔ خود میں نے بھی وہ پکی ہوئی کھنبیاں کھائی تھیں بالکل اصلی کی مانند لذیذ اور مزیدار تھیں۔ مرغ کے گوشت سے حضرت امّاں جانؓ نے تیار کی تھیں۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت امّاں جانؓ قادیان سے باہر کسی سفر پر گئی ہوئی تھیں جب آپ واپس آئیں تو بٹالہ ریلوے سٹیشن تک حضورؑ اُن کے استقبال کے لئے گئے تھے۔

کھانے میں جہاں تک حضورؑ کی پسند کا تعلق ہے حضورؑ پرندوں کا گوشت بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ خصوصاً بھٹتر۔ تلیئر اور مرولا۔ مرولا کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ دردِ گردہ کے لئے بہت مفید ہے۔

بھائی عبدالرحیم صاحبؓ مرحوم اکثر غلیل سے شکار کر کے حضورؑ کے لئے لایا کرتے تھے۔ اسی طرح کبھی کبھی مولوی سیّد سرور شاہ صاحبؓ بھی، حکیم عبدالعزیز خاں صاحبؓ بھی جنہوں نے بعد میں طبیہ عجائب گھر کھولا تھا وہ بھی ہوائی بندوق سے کبھی کبھی شکار کر کے لایا کرتے تھے اور حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔

شکار ہی کے ضمن میں بات یاد آگئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر کے جانوروں کو مارنا پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں تکلّف اور نمود ہرگز نہیں تھا (اس کے متعلق کچھ روایات مَیں پچھلے سال بھی بیان کر چکا ہوں) چنانچہ حضورؑ کھانا وغیرہ چارپائی پر بیٹھ کر اسی طرح فرش اور تخت پر بیٹھ کر بھی بڑی سادگی اور بے تکلّفی سے کھا لیا کرتے تھے اسی طرح رومال میں ہی کنجیاں باندھ لیا کرتے تھے اور پیسے وغیرہ بھی۔ حضورؑ چونکہ بعض تکلیفوں کی وجہ سے اکثر مشک کا استعمال بھی رکھتے تھے اس لئے مَیں نے بعض اوقات رومال میں حضورؑ کو مشک باندھے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

یہی سادگی اور بے تکلّفی حضورؑ کے لباس سے بھی عیاں تھی۔ حضورؑ صاف ستھرے مگر سادہ کپڑے پہنتے تھے۔ رات کے دس گیارہ بجے تک عموماً کام کرتے اور پھر سونے کی تیاری کیا کرتے۔ سوتے وقت حضورؑ تہہ بند کا استعمال کیا کرتے تھے عام لباس جو ہم نے اپنی ہوش میں حضورؑ کا دیکھا ہے وہ گرم پاجامہ گرم صدری اور گرم کوٹ ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح ململ کی پگڑی جس کے نیچے ترکی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

بعض لوگوں کو شاید یہ حدیث یاد نہ ہو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہم پگڑیاں ٹوپیوں پر پہنتے ہیں اور مشرک ایسا نہیں کرتے۔ چنانچہ ترمذی کی حدیث ہے کہ قال رکانۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔ (ترمذی جلد اوّل باب اللباس)"

اعلان نکاح

مکرمی عزیزم عبدالعلیم فاروقی احمد مہتہ صاحب آف کراچی ابن مکرم عبدالقادر صاحب مہتہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ فرحت حیات صاحبہ بی۔ اے بی ایڈ بنت مکرم چوہدری محمد حیات صاحب ریٹائرڈ آف کوئٹہ کے ساتھ مکرم جناب مولانا روشن دین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۵؍۱۰؍۷۹ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر کے عوض اعلان فرمایا۔

مکرمی عبدالعلیم فاروق مہتہ صاحب حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ (۳۱۳ صحابی) کے پوتے ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(مرزا منور بیگ برلاس۔ قائم مقام امیر جماعت احمدیہ۔ کوئٹہ)

ولادت

برادرم مکرم دلاور خاں صاحب ایڈووکیٹ آف چکوال کو ایک بچی کے بعد مورخہ ۲۹؍۱۰؍۷۹ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صاحب بھٹی مرحوم کا نواسہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام فضل اللہ خاں (تیمور) تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و عافیت والی عمر دراز اور والدین کیلئے قرۃ العین اور صالح ہونے کی دعا فرمادیں۔

(محمد حسین شاہد مربی سلسلہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

بازیافتہ نقدی

چند دن ہوئے لجنہ اماء اللہ کے حال کے گیٹ کے باہر سے کچھ نقدی ملی ہے جس کی ہو وہ نشانی بتا کر اس پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(حکیم عبدالواحد مکان ۱۳؍۱ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۳۲ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۰۷۱
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے لڑکے محمد افضل کے بازو پر چوٹ لگ گئی ہے نیز خاکسار کو شدید انفلوئنزا کی تکلیف ہے۔ ہر دو کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (محمد ارشد کاتب روزنامہ الفضل ربوہ)

جلسہ سالانہ پر ڈاکٹروں اور ڈسپنسروں کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقع پر فضل عمر ہسپتال میں اور زنانہ اور مردانہ قیامگاہوں میں طبی امداد کے لئے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز کی ضرورت ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط سے اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش فرما کر ممنون فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی کمیٹیاں قائم کریں!

تمام امراء اضلاع، امراء مقامی اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر ایک بڑی یا چھوٹی جماعت اپنے ہاں تعلیمی کمیٹیاں قائم کر کے ممبران کے اسماء گرامی اور سیکرٹری صاحب تعلیم کے ایڈریس سے نظارت تعلیم کو مطلع فرمائیں۔ تعلیمی کمیٹی سیکرٹری تعلیم کے ساتھ امیر صاحب / صدر صاحب کی طرف سے نامزد کردہ تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والے دو احباب پر مشتمل ہوتی ہے۔

(ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم رانا محمد اقبال جاوید ایم اے کا نکاح عزیزہ غزالہ ناہید بنت مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں مورخہ ۱۶ / ۱۱ / ۷۹ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ کے لئے اور ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(محمد حسین (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) مربی سلسلہ احمدیہ دارالنصر غربی ربوہ)

۲۔ میرے بیٹے عزیزم شیخ اعجاز مسعود حال مقیم A-66 ویسٹرج نمبر ۱ راولپنڈی کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثریا اقبال پراچہ بنت شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا سے مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمی جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں پڑھا اور حاضرین سمیت دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اس تعلق کو اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کی باہمی الفت، رحمت و برکت، دینی اور دنیاوی ترقیات اور ثمرات حسنہ کا باعث بنائے۔ آمین۔ (شیخ محمد اقبال 446-B سٹاف کالج روڈ کوئٹہ چھاؤنی)

ولادت

۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بھتیجے عزیزم لطیف احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن برادرم مکرم محمد اسماعیل صاحب آف پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام طاہر نعیم الدین تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیرکوٹی۔ ربوہ)

دفتر مینجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔

ماہ نومبر کے "خالد" اور "تشحیذ الاذہان"

بعض مجبوریوں کے باعث ماہ نومبر ۱۹۷۹ء کے رسائل شائع نہ ہوسکیں گے بلکہ ماہ نومبر اور دسمبر ۱۹۷۹ء کے رسائل اکٹھے شائع ہوں گے اور ماہ دسمبر ۱۹۷۹ء میں خریداروں کو بھجوائے جائیں گے۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن

(از نوائے وقت مورخہ ۱۱ / ۹ / ۷۹ ۱۹)

امیدوار جن کی عمر یکم جنوری ۱۹۸۰ء کو ½۱۶ تا ۲۱ سال ہو سیکنڈ ڈویژن پری انجینئرنگ گروپ یا ہائر کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ / G.C.E (A لیول) یا ایسوسی ایٹ II ڈویژن (فزکس اور ریاضی کے ساتھ)۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء آخری تاریخ درخواستیں بھجوانے کی مقرر کی ہے۔ داخلے کے لئے ۱۰-۱۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو امتحان ہوگا۔ درخواست فارم نیول ہیڈ کوارٹرز، ڈائریکٹوریٹ آف ریکروٹمنٹ اسلام آباد یا نیول ریکروٹنگ آفس پی این کلب اقبال شہید روڈ کراچی یا نیول ریکروٹنگ آفس D-85 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے منگوائے جاسکتے ہیں۔ کمیشن سے پہلے اور بعد کے الاؤنس اور تنخواہ کیلئے مذکورہ تاریخ کا "نوائے وقت" ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

خاکسار کے والد سید عطاء حسین شاہ صاحب ۹ نومبر ۱۹۷۹ء سے اسلام آباد سے لاپتہ ہیں۔ ان کی عمر قریباً ۷۷ برس، سبز رنگ کی قمیص شلوار اور ہلدی رنگ کے سویٹر میں ملبوس ہیں۔ سر سے ننگے ہیں۔ سیاہ فریم کی عینک لگاتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی رکھی ہوئی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان کی تلاش میں مدد دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد از جلد ہم سے ملائے۔

کوئی معلومات ملنے پر خاکسار کے پتے پر اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ

مشتاق احمد ہاشمی جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ فیصل آباد۔ کوارٹر نمبر (E-II-1) نزد کینال ٹیلیگراف آفس
کینال کالونی فیصل آباد۔
ٹیلیفون دفتر ۲۶۵۱۲ رہائش ۲۲۱۵۵
اور دفتر الفضل ربوہ ٹیلیفون نمبر ۲۲۹ ہے

ربوہ ٹینٹ سروس

اہالیان ربوہ کی سہولت کے پیش نظر رحمت بازار ربوہ میں ایک نئی ٹینٹ سروس کا اجراء کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی تقریبات کے لئے نیا اور دیدہ زیب سامان ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔

میسرز ربوہ ٹینٹ سروس
رحمت بازار ریلوے روڈ
ربوہ

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابل اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس
۱۰۳ سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون ۔ ۵۴۰۸۶۶ ، ۵۴۰۸۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ — احمد اسٹیٹس انس (رجسٹرڈ) مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵